بقیہ

مضمون التفرقہ بین الاسلام والزندقہ

جسکی ابتدا نمبر پنجم جلد سوم سے ہے

نمبر احادیث

افق السماء فاقبل جبرئيل يتضاءل ويدخل بعضه
في بعض ويدنو من الارض فاذا ملك قد مثل
۵ بين يدي رسول الله صلعم فقال يا محمد ان
ربك يقرئك السلام ويخيرك بين ان تكون
نبيا ملكا وبين ان تكون نبيا عبدا قال عليه
السلام فاشار الي جبرئيل بيده ان تواضع
فعرفت انه لي ناصح فقلت عبدا نبيا فعرج
ذلك الملك الى السماء فقلت يا جبرئيل
قد كنت اردت ان اسالك عن هذا فرايت
من حالك ما شغلني عن المسئلة فمن هذا
يا جبرئيل فقال هذا اسرافيل خلقه الله
يوم خلقه بين يديه صافا قدميه لا يرفع
طرفه وبين الرب وبينه سبعون نورا ما منها من نور يدنو
منه الا احترق وبين يديه اللوح المحفوظ
فاذا اذن الله له في شيء من السماء او من
الارض ارتفع ذلك اللوح فقرب جبينه فينظر
فيه فان كان من عملي امرني به وان كان من

نمبر آیات

زمین کیطرف جھکا ناگاہ ایک فرشتہ آنحضرت کے
سامنے متشکل ہو گیا اور اُس نے کہا اے محمد خدا نے
تجھے سلام کہا ہے اور تجھے نبی بندہ اور نبی فرشتہ
ہونے میں اختیار دیا ہے جبرئیل علیہ السلام
نے آنحضرت صلعم کیطرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع
اختیار کریں۔ پس آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نبی بندہ
ہونا چاہتا ہوں پھر وہ فرشتہ آسمان کیطرف
چڑہ گیا آنحضرت نے جبرئیل سے کہا کہ میں اسکا حال
تجھسے پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر میں نے تجھ کو خوفناک حالت میں
دیکھا جس نے مجھے اس سوال سے روکدیا اب بتلا
یہہ کون تھا جبرئیل نے کہا یہہ اسرافیل تھا یہہ جس دن
پیدا ہوا دو قدموں پر صف باندھے ہوے پیدا
کیا گیا یہہ نگاہ نہیں اٹھاتا خدا تعالی اور اس میں ستر حجاب
نور میں انمیں ایک کے بھی قریب ہو تو جل جائے اسکے آگے
لوح محفوظ رہتی ہے جب خدا تعالی کسی کام کا آسمان
یا زمین میں ہونا چاہتا ہے تو لوح محفوظ اسکی پیشانی کے
قریب ہو جاتی ہے پھر اگر وہ کام میرے متعلق ہوتا ہے

عمل میکائیل امرا به وانکان من عمل ملک الملکوت امره به قلت یا جبریل علی ای شیئ انت قال علی الریاح والجنود قلت علی ای شیئ میکائیل قال علی النبات قلت علی ای شیئ ملک الموت قال علی قبض الارواح وما ظننت انه هبط الا لقیام الساعة وما ذاك الذي رأیتني الا خوفا من القیام الساعة (تفسیر کبیر جلد اول ص ۳۸۱)

تو مجھے کہدیتا ہے اور اگر ملک الموت کا کام ہوتا ہے تو اسکو کہدیتا ہے آنحضرت صلعم نے جبرئیل سے کہا کہ تم کس کام پر مامور ہو جبرئیل نے کہا میں ہواؤں اور لشکروں پر مامور ہوں آنحضرت نے فرمایا میکائیل کس چیز پر ہے کہا نباتات پر آنحضرت نے پوچھا ملک الموت کس چیز پر ہے جبرئیل نے کہا وہ قبض ارواح پر ہے میں سمجھا تھا کہ وہ قیامت ہونیکے لئے اترا ہے اسلئے تمنے میرا خوفناک حال دیکھا تھا۔

اور ملایکہ مقربین کی نسبت ارشاد ہے مسیح اور مقرب فرشتے ہماری عبادت سے انکاری نہیں ہیں

لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا لله ولا الملئکة

۲۲ المقربون (نساء ۲۲۶)

ان مقربین میں چار فرشتے (جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل) بڑے رتبہ کے ہیں جبرئیل

اور میکائیل کا ذکر تو قرآن میں ہے اور عزرائیل کو قرآن میں ملک الموت سے تعبیر کیا ہے اور اسرافیل کو حدیث میں صاحب الصور بتایا ہے۔ ان چاروں کا عالی رتبہ اور اکابر ہونا تفسیر کبیر میں بدلائل ثابت کیا ہے انمیں جبرئیل علیہ السلام کو ایسا قرب ہے کہ وہ صاحب الوحی ہیں حکم ربانی انبیاء کو پہنچاتے اور اپنے سے نیچے کے فرشتوں کو بھی حکم خداوندی سے آگاہ کرتے ہیں۔

سورہ سبا میں ارشاد ہے کہ جب ملایکہ کی گھبراہٹ (جو وحی کی آواز سننے سے پیدا ہوتی ہے)

۲۳ حتی اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلي الكبير (سبا ۳۶)

عن ابن عباس اذا قضى الله امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الدنيا ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

دور ہوتی ہے تو کہتے ہیں خدا نے کیا فرمایا پھر ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ اس نے حق کہا ہے۔

۶ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالی کچھ حکم فرماتا ہے تو حاملین عرش سبحان اللہ پکارتے ہیں پھر اس آسمان والے جو ان کے بعد ہیں یہانتک کہ وہ

حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم سال
اھل السماء السادسۃ اھل السماء السابعۃ ماذا
قال ربکم قال فیخبرونھم ثم یستخبر اھل کل سماء
حتی یبلغ الخبر اھل السماء الدنیا (ترمذی ص۱۶۲ جلد ۲)

تسبیح آسمان دنیا پر پہنچتی ہے پھر چھٹے آسمان والے
ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ خدا نے
کیا فرمایا ہے پس وہ انکو خبر دیتے ہین حتی کہ وہ خبر
آسمان دنیا پر پہنچتی ہے

بخاری وغیرہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب خدا تعالی آسمان مین کوئی حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجز

۷ عن ابی ھریرۃ قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء
ضربت الملئکۃ اجنحتھا خضعانا لقولہ
کانہ صلصلۃ علی صفوان فاذا فزع عن
قلوبھم قالو ماذا قال ربکم قالوا الحق
وھو العلی الکبیر (بخاری ص۷۰۷)
قالوا ای المقربون کجبرائیل قال ربنا القول

سے پر مارتے ہین اس قول کی آواز ایسی ہوتی ہے
جیسے پتھر پر زنجیر کی۔ جب انکی گھبراہٹ دور ہوتی
ہے تو پوچھتے ہین خدا نے کیا فرمایا پس مقربین
کہتے ہین کہ خدا نے حق فرمایا ہے۔
قسطلانی نے شرح بخاری مین ان مقربین
کی تمثیل مین جبرئیل کا نام ذکر کیا ہے

ابوداؤد کی روایت مین صاف آیا ہے کہ جب خدا تعالی وحی سے تکلم فرماتا ہے تو آسمانون والے

۸ وعن ابن مسعود قال اذا تکلم اللہ تعالی
بالوحی یسمع اھل السماء للسماء صلصلۃ کجر
السلسلۃ علی الصفا فیصعقون فلا یزالون
کذلک حتی یاتیھم جبریل حتی اذا جاءھم جبرئیل
فزع علی قلوبھم قال فیقولون یا جبریل ماذا قال

آواز سنتے ہین جیسی زنجیر کی پتھر پر آواز نکلتی ہے
وہ اس سے بیہوش ہوجاتے ہین یہانتک کہ جبرئیل
انکے پاس آتا ہے تو انکی بیہوشی رفع ہوجاتی
ہے پھر جبرئیل سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا
فرمایا پس جبرئیل بتا دیتا ہے۔

ملایکہ حاملین عرش اور اسکے گرداگرد طواف کرنیوالون کے حق مین فرمایا ہے جو عرش کو

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون
بحمد ربھم ویومنون بہ ویستغفرون
للذین آمنوا (مومن ۱۶) ......

اٹھائے ہوئے ہین اور جو اسکے گرداگرد طواف
مین ہین خدا کی حمد کے ساتھہ تسبیح کرتے ہین اور
خدا پر ایمان رکھتے ہین اور مومنون کے لئے

ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذٍ ثمانيه (الحاقه ۱۶) ۲۵

اور فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھاویں گے۔

روى عن رسول الله صلعم هم اليوم اربعة فاذا كان يوم القيامة ايدهم الله باربعة (تفسير كبير ۲۸۴ جلد ۸)

9 حدیث میں آیا ہے کہ وہ فرشتے آج چار ہیں قیامت کے دن آٹھ ہو جاویں گے

قال ابن عباس ثمانيه املاك على صورة الاوعال (فتح البيان ۱۲ جلد ۱۰)

10 حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اُن ملایکہ کی صورت اوعال (بُزکوہی) کی سی ہے

وفوق ذلك ثمانيه املاك بين اظلافهن وركبهن مثل ما بين السماء الى سماء ثم فوق ظهورهن العرش (ترمذی ۱۶۵ جلد ۲)

11 ترمذی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اُن اوعال کے کہروں سے گہٹنوں تک اس قدر درازی ہے جسقدر کہ ایک آسمان سے دوسرے تک۔

والذين حول العرش هم الملئكة الذين يطوفون به مهللين ومكبرين هم الكروبيون فتح البيان

جو ملایکہ عرش کے گرداگرد ہیں وہ تسبیح و تہلیل کے ساتھہ طواف کر رہے ہیں اور وہ کروبیون کہلاتے ہیں۔

ملایکہ بیت المعمور کی نسبت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ بیت المعمور ساتوین آسمان میں ہے اسمین

عن انس قال قال رسول الله صلعم البيت المعمور في السماء السابعة يدخله كل يوم سبعون الف ملك لا يعودون اليه حتى تقوم الساعة (رواه ابن جرير وابن المنذر والحاكم وصححه)

12 ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جنکی قیامت تک پہر باری نہیں آویگی۔

ثم عرج بنا الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل فقيل من هذا قال جبرئيل فقيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال قد بعث اليه ففتح لنا فاذا انا بابراهيم مسندا ظهره الى البيت المعمور واذا هو يدخله كل يوم سبعون الف

13 صحیح بخاری وغیرہ میں جو حدیث معراج مروی ہے اسمین بمعاف وارد ہے کہ آنحضرت نے ساتوین آسمان پر ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور مین ٹیک لگا کر بیٹہے ہوئے دیکہا اور بیت المعمور کو دیکہا کہ اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے

ملك لا يعودون اليه (بخاري و مسلم و اللفظ لہ)

ہین جو پہر کبہی نہین آتے —

ملایکہ جو آسمان پر موجود ہین انکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجہے اس ذات کی

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی ۱۴
بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا و ملك واضع جبہتہ
ساجد اللہ (رواہ الترمذی و احمد و ابن ماجہ)

قسم ہے جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے کہ آسمان
پر چار انگل کی کوئی جگہہ نہین جسپر فرشتے پیشانی
رکہہ کر سجدہ نہ کرتے ہون —

ملایکہ بہشت و دوزخ کا بہت آیات مین ذکر ہے ایک آیۃ مین ارشاد ہے کہ جب پرہیزگار بہشت

وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا حتی
اذا جاءوہا و فتحت ابوابہا و قال لہم خزنتہا
سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین —
والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (رعد ۳۶)

کیطرف جاوینگے اور اُسکے دروازہ کہلے
پاوینگے تو ملایکہ بہشت کے خزانچی انکو کہینگے
تمپر سلام تم اچہے آئے ہمیشہ کیلئے اسمین داخل ہو
اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے فرشتے انپر ہر دروازہ
سے آوینگے اور سلام کہین گے

وقال الذین فی النار لخزنۃ جہنم ادعوا ربکم
یخفف عنا یوما من العذاب —
(مومن ۵۶)

ایک آیۃ مین ارشاد ہے کافر دوزخ کے ملایکہ
سے کہین گے کہ تم خدا سے دعا مانگو خدا ہمارا
عذاب ایکدن ہلکا کرے — ایک آیۃ مین ارشاد ہے

ونادوا یا مالك لیقض علینا ربك (زخرف ۶)

مالک (دوزخ کا داروغہ) سے کہینگے کہ تم خدا سے کہو ہماری

ایک آیۃ مین ارشاد ہے دوزخ پر ایسے فرشتے مسلط ہین جو بڑے سخت دل بڑی سخت قوت والے

۳۱ علیہا ملائکۃ غلاظ شداد (تحریم ۱۶)
علیہا تسعۃ عشر وما جعلنا اصحب النار
الا ملائکۃ وما جعلنا عدتہم الا فتنۃ للذین
کفروا لیستیقن الذین اوتوا الکتاب ویزداد الذین
آمنوا ایمانا (مدثر ۱)

ہین اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے وہ انیس
ہین اور ہمنے دوزخ پر فرشتون ہی کو مقرر کیا
ہے یہہ عدد ہمنے اسلئے مقرر کئے ہین کہ منکر
اس سے انکاری ہون اور اہل کتاب مان لین اور
مومنون کا اس سے ایمان بڑہجاوے

اور ذکر ملائکہ کا بہ تشریح صفات مذکورہ زبان وحی ترجمان حضرت رسالت سے بہت ہی کثرت سے
ہوا ہے اور کتب احادیث اُسکے ذکر سے مملو ہے۔ اس مقام میں صرف ایک کتاب صحیح بخاری کی
١٥ بعض احادیث متضمنہ ذکر ملائکہ کو نقل کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب خدا تعالی کسی بندہ

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم اذا احب
الله العبد نادى جبريل ان الله يحب فلانا فاحببه فيحبه
جبرئيل فينادي جبرئيل في اهل السماء ان الله
يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له
القبول في الارض (بخاری ٢٥٦)

کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے
میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ
پس جبرئیل اسکو دوست رکھتا ہے اور تمام آسمان والوں
میں پکارتے ہیں کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے تم بھی اسکو
دوست رکھو پھر اسکے لئے دنیا میں قبولیت ہو جاتی ہے

عن عائشة رض سمعت رسول الله صلعم يقول ان
الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر
الامر قضي في السماء فتسترق الشياطين السمع
فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها
مائة كذبة من عند انفسهم (بخاری)

١٦ اور حضرت عائشہ رض نے آنحضرت سے سنا کہ فرشتے بادلوں
میں اُترتے ہیں پس احکام خدا کو ذکر کرتے ہیں وہاں سے
شیاطین سنکر کاہنوں کو بتاتے ہیں وہ اسمیں سو
جھوٹ اپنے پاس سے ملا کر لوگوں کو بتاتے
ہیں —

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم اذا
كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد
ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس
الامام طووا الصحف جاؤا يستمعون الذكر

١٧ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے
مسجدوں کے دروازہ پر آ بیٹھتے ہیں اور پہلے آنیوالے کو
لکھتے ہیں پھر جو اسکے بعد آوے جب امام خطبہ کے لئے بیٹھتا ہے
تو اپنے رجسٹر حاضری کو سمیٹ کر ذکر سننے لگتے ہیں

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلعم يقول
من انفق زوجين دعته خزنة الجنة اي
فل هلم (٢٥٧)

١٨ اور آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص فی سبیل اللہ کسی چیز کا
جوڑا خرچ کرتا ہے اُسکو بہشت کے خزانچی پکارتے
ہیں اے فلانے ادھر آؤ —

عن ابی سعيد يقول سمعت رسول الله صلعم

١٩ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

يقول نزل جبرئيل فامنى فصليت معه ثم صليت
معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه
خمس صلوات ۵۵

کہ جبرائیل اُترے اور وہ میرے امام
ہوئے۔ پس اُنہون نے مجھے پانچ نمازین
پڑہائین۔

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ملایکہ رات دن آگے پیچھے تم مین آتے ہین اور صبح و عصر کی نمازین

۲۰ عن ابی هريرة قال الملائكة يتعاقبون ملائكة
بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون فى صلوة
الفجر والعصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم فيقول كيف تركتم
عبادى فقالوا تركناهم وهم يصلون و
اتيناهم وهم يصلون ۵۵

جمع ہوتے ہین پہر جو تم مین رات بہر رہتے ہین
خدا کی طرف چڑہ جاتے ہین تو خدا اُن سے پوچھتا
ہے حالانکہ وہ آپ خوب جانتا ہے تم نے میرے
بندون کو کس حالت مین چھوڑا ہے وہ کہتے
ہین کہ جب ہم اُن سے جدا ہوے تو وہ نماز پڑہتے تہے
اور جب ہم اُن کے پاس گئے ہین تو وہ نماز پڑہتے تہے۔

۲۱ عن ابی هريرة ان رسول الله صلعم قال اذا
قال احدكم آمين وقالت الملائكة فى السماء
آمين فوافقت احدهما الاخرى غفر له
ما تقدم من ذنبه ۵۵

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم مین
آمین کہتا ہے اور ملایکہ آسمان مین آمین کہتے ہین
جب ایک کی آمین دوسرے سے برابر ہو جاتی ہے تو
اُسکے پچہلے گناہ بخشے جاتے ہین۔

اور حضرت عایشہ رض نے آنحضرت سے پوچھا کبہی آپ پر احد کے دن سے بہی سخت دن گذرا آپ نے

۲۲ عن عائشة رض انها قالت للنبى صلعم هل اتى عليك
يوم كان اشد من يوم احد قال لقد لقيت
من قومك ما لقيت وكان اشد ما لقيت منهم
يوم العقبة اذ عرضت نفسى على ابن عبد ياليل
ابن عبد كلال فلم يجبنى الى ما اردت فانطلقت
انا مهموم على وجهى فلم استفق الا وانا

فرمایا ہان وہ عقبہ کا دن تہا جب میری دعوت
اسلام کو عبد یالیل نے رد کیا اور مین وہان سے غمناک
چلا اور (مقام) قرن الثعالب مین مجہے اس
غم سے افاقہ ہوا تو مینے سر اُٹہا کر ایک بدلی کو
دیکہا اسمین حضرت جبرئیل تہے اُنہون نے مجہے
پکار کر کہا کہ خدا نے تیری بات کو اور جو تجہے

بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة
قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبرائيل فنادانی
فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما
ردوا عليك وقد بعث الله اليك ملك
الجبال لتامره بما شئت فيهم فنادانی ملك
الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان شئت ان
اطبق عليهم الاخشبين قال النبي صلعم بل
ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله
وحده ولا يشرك به شيئا ـ ۲۵۸

عن النبي صلعم اذا دعى الرجل امرأته الى فراشه
فابت فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح
عن النبي صلى الله عليه وسلم رايت ليلة اسري بي موسى
رجلا آدم طوالا جعدا كانه من رجال شنوءة
ورايت عيسى ابن مريم مربوع الخلق الى الحمرة و
البياض سبط الراس ورايت مالكا خازن النار
عن ابي هريرة ان النبي صلعم قال ما من يوم يصبح العباد
فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا
خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا (۱۹)
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلعم ان لله ملائكة
يطوفون في الطريق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا
قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم

اسکا جواب ملا ہے سُن لیا ہے اور خدا نے تیری
طرف ملک الجبال (یعنی پہاڑوں کے فرشتہ)
کو بھیجا ہے تاکہ تو اُسے حکم دے جو چاہے ۔
پس پھر اس ملک الجبال نے مجھے پکار کر سلام کہا
اور کہا کہ اگر آپ فرماویں تو میں جبل قبیس کو
اور جو اسکے سامنے پہاڑ ہے انپر ڈھانپ دوں آنحضرت
نے فرمایا میں نہیں چاہتا بلکہ میں امید رکھتا ہوں
کہ انکی پشت سے خدا ایسی اولاد نکالے جو خدا کو
پوجیں اور اس سے شرک نہ کریں ۔ ۲۳
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے اور وہ انکار کرے ۲۴
جسپر وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر ملائکہ تمام رات لعنت
کرتے رہتے ہیں ۔ اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے
معراج کی رات حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو مالک داروغہ دوزخ
کو دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا ہر روز (آسمان) دو فرشتے ۲۵
اُترتے ہیں ایک یہہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنیوالے کو
اسکا عوض دے دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کا مال ہلاک کر
اور آنحضرت نے فرمایا خدا کے فرشتے رستوں میں ۲۶
پھر رہے ہیں اہل ذکر کو ڈھونڈتے ہیں جب کہیں کسی
جماعت کو خدا کی یاد میں پاتے ہیں تو آسمان
دنیا تک انکو گرد پروں سے جم گھٹا باندھ لیتے ہیں تا آخر حدیث

عن عائشة قالت لما رجع النبي صلعم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاه جبريل فقال قد وضعت السلاح والله ما وضعناه اخرج اليهم قال فالى اين قال ههنا واشار الى بني قريظة فخرج النبي اليهم (۵۹۰)

وعن انس رض قال كاني انظر الى الغبار ساطعا من زقاق بني غنم موكب جبرئيل حين سار رسول الله الى بني قريظة (۵۹۱)

عن ابن عباس ان النبي صلعم قال يوم البدر هذا جبرئيل اخذ براس فرسه عليه اداة الحرب (۵۷۰)

حضرت عایشہ رض نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت خندق کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور اپنے ہتھیار انکو اتار کر رکھدیا اور غسل کیا تو جبرئیل آکر بولے کہ ابھی تمنے ہتھیاروں کو اتارا سجدا ہمنے ابھی نہیں اتارے نکلو انکی طرف اور چلو آنحضرت نے فرمایا کہاں چلیں جبرئیل نے کہا بنی قریظہ کی طرف چلو پس آنحضرت انکی طرف نکلے — انس فرماتے ہیں جو غبار آنحضرت کے چلتے وقت بنی غنم کے کوچہ سے اٹھا میں گویا اسکو آنکھ سے دیکھ رہا ہوں — اور آنحضرت صلعم نے بدر کے دن فرمایا یہہ جبرئیل ہے گھوڑیکی چوٹی ڈسکی پکڑی ہوئی اور لڑائی کے اوزار

یہہ صرف ایک کتاب بخاری کی بعض احادیث ہیں اور اگر اسی کتاب کی سب جلدیں یا اور کتب صحاح کی

+ بدر یا خندق یا بنی قریظہ میں جہاں کہیں آنحضرت صلعم نے چڑھائی کی ہے اُن ہی لوگوں پر کی ہیں جنہوں نے آنحضرت اور عام مسلمانوں کو ستایا اور انکو مکہ سے نکالدیا یا انکو مدینہ میں رنج پہنچایا اور انکے دشمنوں کا ساتھ دیا — پس آنحضرت نے اُن سے اس ظلم کا بدلہ لیا اور انکے شر کو روکا — یہہ بات بار بار جہاں کہیں اشاعۃ السنۃ میں کوئی آیت یا حدیث متضمن ذکر جنگ و جہاد آتی ہے اسلئے جتائی جاتی ہے کہ غیر اقوام اسلام پر یہہ الزام نہ لگاویں کہ یہہ مذہب جبر و ظلم پر مبنی ہے اور مخالفین مذہب کو صرف مخالفت مذہبی کے سبب ستانا اس مذہب کا فرض ہے — ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ بیشک جنگ و جہاد اسلام کا ایک مذہبی فرض ہے — مگر انہیں لوگوں سے جو مسلمانوں کو ستاویں اور دین اسلام سے مزاحمت کریں اور جو مذہب اسلام سے مزاحمت نہ کریں خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مسلمانوں پر حاکم و متسلط ہوں اور پھر ان کے دین میں دست انداز نہ ہوں جیسے کہ برٹش گورنمنٹ کا حال ہے تو ان سے لڑنا اور مخالفت کرنا مسلمانوں کے مذہبی فرض سے نہیں ہے — دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۲ و ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۲ — ایڈیٹر —

سبہی احادیث کو نقل کیا جاوے تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم تیار ہو۔ ان آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو ملایک کے نسبت مسلمانون کا اعتقاد ہے یہہ انکو خدا اور رسول نے سکہایا ہے اور جناب **مخاطب** کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون و مجوسیون و عرب کے بت پرستان سے سیکہا ہے کمال جرات و سخت **مغالطہ** ہے عرب کے بت پرست و یہود و مجوس تو پیچہے ہوے یہہ اعتقاد تو خدا تعالی† کا ارشاد ہے جو یہودیون و مجوسیون بت پرستون سے پہلے ہے۔ پہر بعد از خدا حضرت نوح و ابراہیم کے وقت سے مومنون اور کافرون مین یہی اعتقاد متواتر چلا آیا ہے۔

حضرت ابراہیم و لوط کے پاس ملایکہ کا بشکل انسان آنا اور خدا کی طرف سے بشارت حضرت اسحاق و خبر عذاب

فقال الذین کفروا من قومه ما هذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولو شاء الله لانزل ملائکة (مومنون ٢٦)	قوم لوط کا آنا پہلے بیان ہو چکا ہے قوم نوح سے قرآن مجید مین منقول ہے کہ قوم نوح سے منکرون نے کہا خدا چاہتا تو فرشتون کو اتارتا۔
وقالوا لو شاء ربنا لانزل ملائکة (حم سجده ٢٤)	ایسا ہی عاد قوم ہود سے منقول ہے۔

پہر جناب مخاطب کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون سے سیکہا ہے **جرات** و مغالطہ نہین ہے تو کیا ہے اس جرات کا **منشا** یہہ ہے کہ خدا کی مشیت سے اس ملک مین انگریزون کی بادشاہت ہے اور یہودی ایک مدت سے ذلت و ادبار مین ہین اسلئے انگریزون کی سبہی باتین (گو کسی مذہب عیسائی محمدی وغیرہ کے موافق نہ ہون) آپکو خوش لگتی ہین اور یہودیون کی ہر بات (مذہب اسلام کے موافق ہی کیون نہو) بری معلوم ہوتی ہے۔ پس جو بات مسلمانون کی آپ کو اپنی یا اپنے ہمخیال انگریزون کے مخالف معلوم ہوتی ہے آپ اسکو یہودیون کی بات کہہ کر

---

† جب ہم نے خدا تعالی کی کلام اور زمانہ حضرت نوح و ابراہیم و قوم عاد کے محاورہ سے ملایکہ کا ان معنی مین مستعمل ہونا جن معنی کا مسلمان اعتقاد رکہتے ہین ثابت کر دیا تو اب ہمکو اس امر کی حاجت نہین کہ ہم اسپر عرب کے قدیم اشعار و محاورات کی شہادت لاوین اور مخاطب کے اس بات کا جو نمبر ٩ جلد ہمو صفحہ ۶ مین منقول ہو چکا ہے جواب دین کہ محاورہ قدیم عرب مین ملایک کا ان معنی مین مستعمل ہونا پایا نہین جاتا۔ ایڈیٹر

سا فظ الاعتبار ٹہرا دیتے ہین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ یہہ تو خدا کی بات ہے جو قرآن مین آئی ہے یہودی اسکے قایل ہین تو انہون نے بہی خدا ہی سے لی ہوگی بناءً علیہ چونکہ فلسفی مشرب انگریز جن وملایکہ کے قایل نہین ہین اور یہودی مسلمانون کیطرح قایل ہین اسلیئے آپنے مسلمانون کے اعتقاد کو یہودیون کا اعتقاد ٹہرایا ہے اور آیات واحادیث مذکورہ سے آنکہہ کو بند کرلیا کسی نے خوب کہا ہے

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد   صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

ابطال مقال وخیال مخاطب

جو آپنے بزعم خود جملہ آیات قرآن کے جواب مین کہا ہے (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۱۳ مین بضمن حاشیہ صفحہ ۲۷۲ و صفحہ ۲۷۵ منقول ہوا) کہ "جن فرشتون کا قرآن مین ذکر ہے انکا کوئی اصلی وجود نہین ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوائے کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین ملک یا ملایکہ کہا ہے قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملک یا ملایکہ کا اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہودیون نے قرار دی تہی - بلکہ برخلاف اسکے ان قدرتی قوائے پر جن سے انتظام عالم مربوط ہے ملایکہ کا اطلاق ہوا ہے" تین وجہہ سے **باطل** ہے -

وجہہ اول یہہ کہ اس سے پہلے آپ فرما چکے ہین (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۱ مین منقول ہے) کہ "انسان سے برتر مخلوق ہونیسے انکار کی کوئی وجہہ نہین ہے شاید کہ ہو" جسمین صاف احتمال پایا جاتا ہے کہ وجود ذاتی واصلی ملایکہ محال نہین ہے بلکہ ممکن ہے پہر اب یہہ کہنا آپ کا کہ ملایکہ کا کوئی اصلی وجود ہو ہی نہین سکتا ——— حافظہ نباشد کے سوا کیا وجہہ رکہتا ہے -

وجہہ دوم نصوص مصرحہ مثبتہ وجود واجسام واشکال وغیرہ جسمانی صفات ملایکہ کو قوائے پر حمل کرنا ظاہری معنی سے تاویل کرنا ہے اور جواز تاویل کے لئے ظاہری معنی کا محال و ناممکن ہونا شرط ہے (چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ و ۸ جلد ۲ مین خوب بسط وتفصیل سے ثابت کیا گیا ہے) اور ان نصوص کی ظاہری معنی کا ممکن ہونا ومحال نہ ہونا آپکے مونہہ سے نکل چکا ہے - پس اب ان معنون مین

اکی تاویل (صحیح ہی فرض کیجاوے) توکب چل سکتی ہے۔
وجہہ سوم نصوص متضمنہ ذکر ملایکہ مین ملایکہ کا بوجود ذاتی واصلی موجود ہونا اور جسیم وجسمانی صفات واشکال وغیرہ سے موصوف ہونا اس تشریح وتفصیل سے پایا جاتا ہے کہ انمین اس تاویل کی (باوجود ناجایز ہونیکے) گنجایش نہین ہے
دیکھو آیۃ نمبر اول مین ملایکہ کا قبل وجود آدم موجود ہونا پایا جاتا ہے نمبر دوم مین صاحب پَر ہونا نمبر ۳ و ۴ و ۵ مین ملایکہ کا حضرت ابراہیم ولوط کے پاس آنا اور اُنکے سامنے بچھڑے کا گوشت لایا جانا اور ملایکہ کا قوم لوط کی بستیون کو اُلٹا ڈالنا اور اُن پر پتھر برسانا نمبر ۶ مین ملکی رسول کا انسانی رسول سے علیحدہ ہونا نمبر ۷ مین ملکی رسول کا وحی نبوی سے علیحدہ ہونا نمبر ۹ مین ملایکہ کا اعمال بنی آدم کو لکھنا۔ نمبر ۲۴ مین ملایکہ کا عرش معلی کو اُٹھانا اور مومنون کے لئے دعا مانگنا نمبر ۲۹ و ۳۰ مین ملایکہ کا بہشت ودوزخ پر مسلط ہونا اور قیامت کے دن مومنون اور کافرون سے ہمکلام ہونا پایا جاتا ہے اور حدیث نمبر ۱ مین ملایکہ کا جن وانس کے مقابلہ مین نور سے مخلوق ہونا اور نمبر ۲ مین اسرافیل کا ایک صورت خاص پر پیدا ہونا اور نمبر ۳ مین جبرئیل کا دحیہ کلبی کی صورت پر مشاہدہ ہونا نمبر ۴ مین رعد کا آگ کی قمچیون سے بادلون کو ہانکنا۔ نمبر ۵ مین اسرافیل کا آسمان سے اُترنا اور جبرئیل کا اُس سے ڈر جانا اور اسرافیل کا لوح محفوظ کو دیکھ کر جبرئیل ومیکائیل عزرائیل کو انکی خدمات سپرد کرنا نمبر ۶ و ۷ مین ملایکہ کا وحی کی آواز سنکر خوف سے بیہوش ہونے لگ جانا اور بیہوش ہو جانا نمبر ۱۰ و ۱۱ مین حاملین عرش کا بز کوہی کی شکل پر ہونا نمبر ۱۲ و ۱۳ مین ہزارہا فرشتون کا بیت المعمور مین ہونا نمبر ۱۴ مین آسمان کا ملایکہ سے پُر ہونا۔ نمبر ۲۲ مین ملک الجبال کا آنحضرت کو دکہائی دینا اور بعد سلام کفار مکہ پر پہاڑ الٹا ڈالنے کی اجازت چاہنا پایا جاتا ہے۔
اور ایسا ہی بقیہ آیات وحدیث سے مستفاد ہے جنکی نقل سے بخوف تطویل تعرض نہین ہوا۔ اور یہہ امر صاف یقین دلاتا ہے کہ ملایکہ بذاتہ بخود قایم وموجود ومجسم ومتشکل ہین قوائے وصفات قایم بالغیر نہین ہین۔ اگر وہ صفات وقوائے موجودات ہوتے تو وہ ان اجسام واشکال

وکیفیات سے دکہائی نہ دیتے اور نہ ان آیات واحادیث مین صفات جسمانیہ کے محمل قرار دئے جاتے اور اگر اسکے جواب مین کہو کہ حقیقت مین آجتک ملائکہ کو کسینے نہین دیکہا جو کچہہ کسیکے مشاہدہ مین آیا ہے اور ان آیات واحادیث مین مذکور ہوا ہے یہہ دیکھنے والے کا خیال ہے تو اسکا جواب نمبر ا سلسلہ ۳ مین بصفحہ ۲۸۴ وغیرہ ادا ہو چکا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ یہہ کہنا ایسا ہے جیسا کوئی آپ کی نسبت کہدے کہ یہہ شخص جسکو آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر کہتے ہین واقع مین کوئی شخص نہین ہے جو نظر آتا ہے دیکھنے والے کا خیال ہے اور اُسکی تفصیل و دلیل اسی نمبر مین مرقوم ہے جو دیکھنے کے لائق ہے - اور جو ارشاد ہوا ہے کہ قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملائکہ اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہود نے قرار دی تھی - پھر آپنے بزعم خود اُن آیات کا جواب دیا ہے جنمین آپکی تاویل چل نہین سکتی اور بدون تسلیم وجود ذاتی ملائکہ کے کچہہ بن نہین پڑتی - آپ فرماتے ہین (چنانچہ اصل کلام جناب نمبر ا جلد ۳ صفحہ ۲۷۵ مین نقل ہو چکا ہے) کہ جن آیتون مین خدا نے فرشتون کو جداگانہ مخلوق ٹھرایا ہے اور انکی حب و بغض کا ذکر فرمایا ہے انمین یہودیون کے خیال و عندیہ کو حکایت کیا ہے اپنی طرف سے بطور کلام مقصود کچہہ ذکر نہین کیا - یہودیون نے اپنے عندیہ مین دو جداگانہ فرشتے جبرائیل و میکائیل ٹھرا رکہے تہے جبرائیل کو آنحضرت صلعم کیطرف وحی لانے والا خیال کرتے اور اپنا دشمن سمجھتے خدا نے انہی کے عندیہ پر کہدیا کہ ہان جبرئیل ہی وحی لاتا ہے تم اُس سے دشمنی رکہتے ہو تو خدا تمہارا دشمن ہے مگر یہہ نہین سمجھے کہ خدا اور رسول کی کلام مین ذکر ملائکہ اسی معنی و مراد سے جسکو آپ قرار داد یہود بتاتے ہین بہت ایسی مواقع مین وارد ہے جہان کسیکے خیال کی حکایت نہین ہے بلکہ وہان ذکر ملائکہ مقصود و مطلوب ہی - افسوس آپنے ذکر ملائکہ کو ایک جگہہ غیر مقصود و حکایت نہ سمجھکر سبہی مواضع مین یہی حکم لگا دیا اور یہہ بات قلم سے نکالتے ہوئے قرآن کہولکر نہ دیکہہ لیا -

آیات مرقومہ بالا مین سے اکثر آیات خصوصًا نمبر ا سے ۷ و ۲۱ و ۴۲ مین ملائکہ کا ذکر کلام مقصود مین وارد ہے جنمین کسی یہودی وغیرہ کے خیال و مقال کی حکایت نہین ہے اور وہان ملائکہ سے

مراد بھی وہی معنی ہیں جنکو آپ قرار دادیہود بتلاتے ہیں ایسا ہی آیات ذیل کا مفاد ہے۔
سورہ **فرقان** اور سبا میں ارشاد ہے جبدن خدا تعالی سبکو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے

و یوم یحشرهم جمیعاً ثم نقول للملئکة أهؤلاء إیاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانك أنت ولینا من دونهم بل کانوا یعبدون الجن أکثرهم بهم مؤمنون (سبا ع۶)	کہیگا یہہ لوگ (بزعم خود ملایکہ پرست) تمکو پوجتے تہے وہ کہینگے تو پاک ہے تو ہمارا دوست ہے نہ یہہ لوگ۔ یہہ تو جنوں کو پوجتے تہے اکثر انہی پر ایمان رکہتے تہے۔

اِس **آیت** سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ بوجود ذاتی موجود ہیں اور خطاب جواب کے لایق ہیں قیامت کے دن اُٹھائے جاوینگے خدا اُن سے خطاب کریگا اور وہ جواب دینگے اور یہہ امر عین مقصود کلام الہی ہے اِسمین کسی یہودی یا مشرک کے خیال کی حکایت نہین ہے اِسلئے کہ کسی یہودی یا مشرک کا یہہ خیال نہ تہا کہ قیامت کے دن خدا تعالی کا فرشتوں سے یہہ سوال و جواب ہوگا۔
اور سورہ **زخرف** مین ارشاد ہے ہم چاہین تو تمہارے بدلے زمین مین فرشتے بہیجدین جو تمہارے

ولو نشاء لجعلنا منکم ملائکة في الأرض یخلفون (زخرف ع۶)	خلیفہ ہون

اِس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ بوجود ذاتی موجود ہین جس سے وہ انسانوں کی خلافت کر سکتے ہین اور یہہ بہی عین مقصود کلام الہی ہے اِسمین کسیکے خیال کی حکایت نہین۔
اور کئی **آیات** مین ذکر ملایکہ ایسا مقصود ہے کہ انکا ماننا جزو ایمان اور اُنسے انکار کفر ٹہرایا گیا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ کوئی اصلی وجود رکہتے ہین صرف قوائے اشیاء عالم کا نام ملایکہ نہین ہے۔ صرف **قوتون** کا نام ملایکہ ہوتا تو اُنپر ایمان لانیکی یہہ تاکید اور اُن سے کفر کرنے پر یہہ تشدید واقع نہ ہوتی۔ قوائے موجودات عالم (جبال و بحار اشجار و حیوان و انسان وغیرہ) کا تو کوئی کافر سے کافر اور مشرک سے مشرک بہی منکر نہ تہا پہر اُن پر ایمان لانیکی تاکید کی کیا ضرورت تہی اور ان سے انکار پر تکفیر کب مناسب تہی۔
منجملہ اُن **آیات** کی ایک آیتہ مین ارشاد ہے۔ نیکی (صرف) یہی نہین ہے کہ مشرق یا مغرب

لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکة والکتاب والنبیین (بقرہ ۲۲۶)

کیطرف (نماز میں) موں ہہ کرلو۔ نیکو کار تو وہ شخص ہے جو خدا پر اور پچھلے دن پر اور فرشتون اور کتابون اور نبیون پر ایمان رکھتا ہون —

اور ایک آیة مین ارشاد ہوا ہے رسول اور سب مومن اسپر ایمان لاتے ہین جو خدا کیطرف سے اُتری

امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون کل امن باللہ وملئکته وکتبه ورسله لانفرق بین احد من رسله (بقرہ ۴۰۶)

ومن یکفر باللہ وملئکته وکتبه ورسله والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا ۔ (نساء ۲۰۶)

ہے وہ سبہی خدا کو اور اسکے فرشتون کو اور اُسکی کتابون اور رسولون کو مانتے ہین۔

اور ایک آیة مین ارشاد ہے جو کوئی اللہ سے اور اسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون سے اور پچھلے دن سے منکر ہوا وہ دور ہو لا۔

اور احادیث نبویہ جو اوپر مذکور ہوئی ہین سب کی سب اسی قسم سے ہین کہ انمین ذکر ملایکہ بمعنی مذکور مقصود ہی اور اسمین کسیکے خیال و مقال کی حکایت نہین اور ایک حدیث صحیح مین وارد ہے کہ انحضرت صلعم

عن عائشة کان النبي صلعم اذا قام من اللیل افتتح صلوته اللهم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض الخ (صحیح مسلم صفحہ ۲۶۳)

نے تہجد کی نماز مین دعاء استفتاح مین خدا کی حضور مین جبرائیل کا نام لیا اور خدا تعالی کو رب جبرئیل ومیکائیل و اسرافیل کے نام سے پکارا۔

یہ حدیث اسباب مین نص قطعی ہی کہ جبرائیل ومیکائیل و اسرافیل (جنکے حقایق و صفات کا ذکر عنقریب گذرا) کا نام آنحضرت کی زبان پر بہ تقلید یہود جاری نہین رہا۔ بلکہ بتعلیم الہی و مشاہدہ نفس الامری تہا اِس خلوت مین اور تہجد کیوقت مین اور دولت سرای نبوی مین کون یہودی یا نصرانی حاضر و موجود تہا جسکی خاطر سے آپنے خدا کو رب جبرئیل ومیکائیل کے نام سے پکارا اور اپنی عبادت و دعا مین اسکے خیال کو حکایت کیا۔

افسوس ہے اسرائیل صاحب نے ایک آیة من کان عدوًا لجبریل کو یہود کے مقابلہ مین دیکھ کر جبرئیل ومیکائیل کے ذکر کو خیال یہود سے حکایت ٹھہرا دیا۔ اسکے سوا اور آیات و احادیث کو جنمین جبرئیل ومیکائیل مقصود بالذکر ہین آنکھ کھول کر نہ دیکہا اور جو آپنے اخیر مین لکھا ہے چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳)